126254 ـ مہر اور گواہوں کے بغیر شادی کر لی اور اب اپنے ملك ساتھ لے جانے سے بھی انکار کرتا ہے

سوال

میں مسلمان عورت ہوں اور جاپان میں رہتی ہوں، یہاں کچھ معاملات کے لیے آئے ہوئے ایك سعودی شخص سے میرا تعارف ہوا میں نے اس سے شادی کر لی لیکن نہ تو اس شادی میں گواہ تھے اور نہ ہی اس نے مجھے کوئی مہر دیا، صرف بعض اوقات وہ مجھے کوئی چیز بطور تحفہ اور ہدیا دیتا تھا، یہ علم میں رہے کہ وہ سعودیہ میں شادی شدہ ہے، میں نے اسے کہا کہ وہ مجھے اپنے ساتھ سعودی عرب لے جائے، یا پھر کسی ایسی قریب جگہ جہاں قریب رہ کر زندگی بسر کی جا سکے، لیکن وہ انکار کرتا ہے اور کہتا ہے ایسا ممکن ہی نہیں، میں بہت پریشان ہوں، اس لیے آپ یہ بتائیں کہ اس پر میرا حق کیا ہے اور میں اس سے کس چیز کا مطالبہ کر سکتی ہوں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

نکاح میں نکاح کے ارکان اور شروط کا ہونا ضروری ہے اس میں عورت کا ولی، اور دو گواہ شامل ہیں، اس لیے اگر نکاح میں ولی اور گواہ نہ ہوں اور لوگوں میں نکاح کا اعلان نہ کیا جائے تو یہ نکاح صحیح نہیں ہے.

اور اگر نکاح میں صرف ولی نہ ہو تو جمہور علماء کے ہاں نکاح صحیح نہیں، لیکن بعض فقھاء کے ہاں صحیح ہے، اور اگر گواہ نہ ہوں لیکن لوگوں میں اعلان کیا گیا ہو تو بعض اہل علم کے ہاں یہ اعلان ہی کافی ہے.

اور پھر مسلمان عورت کے ولی کا مسلمان ہونا ضروری ہے اور اس کا ولی اس کا بیٹا اگر ہو اس کے بعد اس کا باپ پھر دادا پھر اس کا بھائی ولی ہوگا، اسی طرح عصبہ شخص جو قریبی ہے اس کے بعد اس کے بعد والا.

اور اگر اس کا ولی مسلمان نہ ہو تو مسلمان قاضی اس کی شادی کریگا، اور اگر مسلمان قاضی بھی نہ ہو تو پھر اسلام سینٹر کا چئرمین وغیرہ اس کی شادی کریگا، یا پھر اس کی رضامندی سے عام کوئی بھی مسلمان شخص اس کا نکاح کریگا.

عورت كے ليے مہر كا ہونا ضرورى ہے چاہے تھوڑا ہى ہو اور اگر عقد نكاح ميں مہر ذكر نہ كيا گيا ہو تو نكاح صحيح ہے ليكن اسے مہر مثل ملےگا؛ يعنى اس كے ليے اتنا مہر دينے كا حكم ديا جائيگا جتنا اس طرح كى عورتوں كو اس كے علاقے ميں مہر ديا جاتا ہے.

چاہے آپ كا نكاح صحيح ہے يا فاسد مہر آپ كا حق ہے، اور اگر آپ كا بچہ پيدا ہوا ہو تو اسے اس كى باپ كى طرف منسوب كيا جائيگا.

اور ولى اور گواہ اور اعلان نہ ہونے كى حالت ميں نكاح فاسد ہونے كى صورت ميں آپ كو چاہيے كہ اس شخص كو اپنے قريب مت آنے ديں، حتى كہ صحيح نكاح نہ ہو جائے، اور پھر نكاح كى تصديق اور معاملات آپ كے ملك ميں سعودى سفارت خانہ سے ہونى چاہيے تا كہ مستقل ميں آپ اور آپ كى اولاد كے حقوق محفوظ رہيں.

دوم:

خاوند كو چاہيے كہ وہ بيوى كے شان شايان رہائش كا انتظام كرے، اور جتنے اخراجات كى محتاج ہے وہ بھى اس كو دے، بيوى كو ايسے علاقے اور ملك ميں نہ چھوڑے جہاں وہ محفوظ نہيں اور نہ ہى بيوى كى رضامندى كے بغير چھ ماہ سے زائد اس سے دور رہے، اور جہاں اس سے شادى كى ہے وہاں اس كا كام اور ملازمت يا تعليم يا تجارت وغيرہ ختم ہو جائے اور وہ اپنے ملك جانا چاہے تو اس پر واجب ہے كہ وہ بيوى كو اپنے ساتھ لائے، اور كم از كم اسے اس شہر كے قريب دوسرے شہر ميں ركھے جہاں اس كى دوسرى بيوى رہتى ہے، تا كہ پہلى بيوى كے ساتھ معاملات كو صحيح كر سكے.

اگر وہ بيوى كو اس كے حقوق دينے سے انكار كرے، يا پھر اپنے ساتھ لےجانے سے انكار كرتا ہے اور جہاں اس نے شادى كى بيوى كو وہيں اس مدت جو ہم بيان كر چكے ہيں سے زيادہ چھوڑنا چاہے اور بيوى اس پر راضى نہ ہو تو بيوى كو طلاق طلب كرنے كا حق حاصل ہے.

ہم ان مسلمان عورتوں كو جو آپ جيسے ممالك ميں رہتى ہيں انہيں نصيحت كرتے ہيں، اور ان عورتوں كے اولياء كو بھى ہمارى نصيحت ہے كہ جو بھى ان سے شادى كرنا چاہے وہ اس كے متعلق مكمل طور پر تحقيق اور باز پرس كر ليں تا كہ ان كى بيٹيوں كو وہ لوگ دھوكہ نہ ديں جو ان كے ملك ميں تجارت يا تعليم يا سير و سياحت كے ليے آئے ہيں.

كيونكہ بہت سارے ايسے افراد شادى كے معاملہ ميں سنجيدہ نہيں ہوتے، اور نہ ہى وہ اسے پختہ عہد اور گھر بنانا چاہتے ہيں كہ ايك نئے خاندان كى بنياد ركھى جائے، بلكہ ان كا ارادہ اور نيت تو صرف اپنى شہوت پورى كرنا اور عيش

و عشرت ہوتی ہے.

اس لیے جب وہ اپنی ضرورت پوری کر لیتے ہیں تو وہ ملك چھوڑ کر چلتے بنتے ہیں اور بیوی کو وہیں چھوڑ کر بعض اوقات اولاد بھی وہیں چھوڑ کر انہیں پوچھتے تك بھی نہیں لیکن:

عنقریب اللہ تعالی انہیں پوچھےگا جو کچھ وہ کر رہے ہیں المآئدۃ (14).

واللہ اعلم .